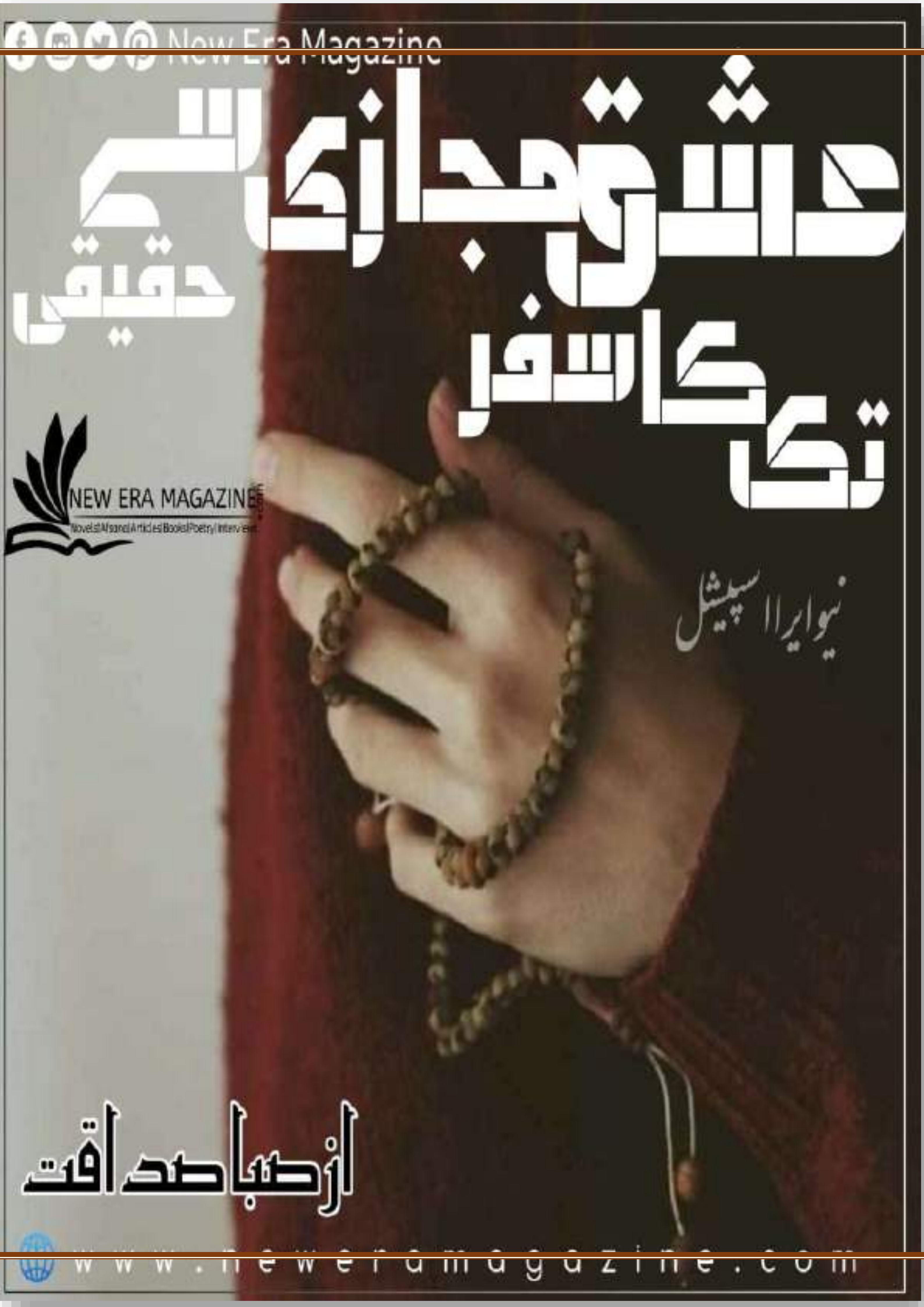
New Era Magazine
عشق مجازی سے حقیقی تک کا سفر
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview
نیو ایرا اسپیشل
از صبا صداقت
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(ویب اسپیشل ناول)

عشق مجازی سے عشق حقیقی تک کا سفر

از صبا صداقت

(قسط_3-4)

صباصداقت نے یہ ناول (عشق مجازی سے عشق حقیقی تک کا سفر) صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (عشق مجازی سے عشق حقیقی تک کا سفر) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیوایرا میگزین

****

Copyright by New Era Magazine

عزہ کا ایڈمیشن لاہور کے ٹاپ کالج میں ہو گیا تھا۔۔عزہ کالج کے کوریڈور میں بیٹھی اپنی نوٹ بک پر کچھ لکھ رہی تھی جب اسے اپنے عقب میں ایک آواز سنائی دی عزہ کیا لکھ رہی ہوں۔۔کچھ نہیں عزہ نے جلدی سے اپنی نوٹ بک کو چھپانے کی کوشش کی عزہ کی ہمیشہ کی عادت تھی ڈائری لکھنے کی اس وقت بھی کالج کے کوریڈور میں بیٹھی اپنی ڈائری پر کالج کے پہلے دن میں ہونے والی روداد لکھ رہی تھی جب نور نے عزہ کو آواز دی۔۔کیا چھپا رہی ہو مجھ سے نہیں نہیں کچھ نہیں میں کچھ نہیں چھپا رہی کچھ تو چھپایا جا رہا ہے کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔۔نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے دراصل نور مجھے روز اپنے ساتھ ہونے والے تمام واقعات اور تمام باتیں ڈائری میں قلم بند کرنے کی عادت ہے تو میں بس وہی کر رہی تھی اوا چھا تو اس میں چھپانے والی کون سی بات ہے یار۔۔نہیں نور میں نے تم سے چھپایا نہیں ہے بس میں نہیں چاہتی کہ کوئی میری ڈائری کو پڑھیں سہی سہی ٹھیک ہے جناب عالیہ نہیں پڑھتے ہم اپ کی ڈائری جب آپ سے گہری دوستی ہو جائے گی تو خود بخود مجھے پڑھنے کے لئے دو گی جی جی دوستی تو انشاءاللہ ہو جائے گی مگر ڈائری میں پھر بھی نہیں پڑھنے دوں گی چلو پھر دیکھتے ہیں عزہ میڈم میں بھی تمہاری ڈائری پڑھ کر ہی رہوں گی نور تمہیں میری ڈائری پڑھنے کا اتنا تجسس کیوں ہو رہا ہے ہاں کیونکہ میری طبیعت میں تجسس ہے۔۔میں ہر چیز کو جاننے

Copyright by New Era Magazine

کی کوشش کرتی ہوں۔۔اور تمہاری ڈائری کو بھی پڑھ کر ہی رہوں گی۔۔اچھا نہ جب ٹائم آئے گا تو دیکھیں گے۔۔اچھا عزہ مجھے یہ بتاؤ زندگی سے تمہاری کوئی خواہش ہے ۔۔خواہش خواہش خواہش۔۔۔۔۔

نور خواہش کسے کہتے ہیں۔۔ایسا کام جو تم ضرور کرنا چاہتی ہوں نور نے جواب دیا ۔۔میری خواہش ہے کہ میں پڑھ لکھ کر کچھ بن جاؤں اپنے ماں باپ کا نام روشن کرو اور دین کو بہت قریب سے سمجھو۔۔اچھا اور کیا خواہش ہے تمہاری کچھ نہیں میری اور کوئی خواہش نہیں ہے نور۔۔نور کچھ لمحے کیلئے ناقط ہو گی کیا واقعی تمہاری بس یہی خواہش ہے ہاں نور میری بس یہی خواہش ہے۔۔اچھا یہ بتاؤ نہ کہ تمہاری خواہشات کیا ہیں چھوڑو میری خواہشات کی لسٹ بہت لمبی ہے۔۔جتنی بھی لمبی ہو اب تم مجھے بتاؤ پکی بات ہے تم سننا چاہتی ہوں ہاں کیوں نہیں سننا چاہتی ہوں چلو ٹھیک ہے میں تمہیں بتانے لگی ہوں۔۔

میں ڈاکٹر بننا چاہتی ہوں بغیر پڑھے۔۔۔

عزہ ہنسنے لگی عزہ تم ہنس رہی ہو میں تمہیں نہیں بتاؤں گی اچھا سوری اب نہیں ہنسوں گی ۔۔پکی بات ہے جی جی پکی بات ہے بتاؤ۔۔

جی تو میں ڈاکٹر بننا چاہتی ہوں بغیر پڑھے

Copyright by New Era Magazine

میں انجینئر بنناچاہتی ہوں

میک اپ آرٹسٹ بنناچاہتی ہوں

میں فیشن ڈیزائنر بنناچاہتی ہوں

میں چاہتی ہوں کہ میرے پاس بہت سارا پیسہ ہو

میں چاہتی ہو کہ ہر کوئی مجھے جانتاہوں جیساکہ کوئی فیمس سلیبریٹی۔۔

میں چاہتی ہوں کہ میں ناولسٹ بنوں۔۔

میں ماڈل بنناچاہتی ہوں

میں چاہتی ہوں کہ میں ماسٹر شیف بن جاؤں۔۔

بس بس نور تمہاری خواہشات تو واقعی بہت زیادہ ہے اچھاایسا کرو نہ کوئی ایک ایسی خواہش بتاؤجو سب سے زیادہ تمہارے لئے اہم ہے۔۔اہم اہم تو ساری ہی میرے لئے ہیں نہیں پھر بھی کوئی ایک جو تمہیں بہت زیادہ پسند ہو تو وہ مجھے بتاؤ نہیں یار مجھے سارا کچھ ہی پسند ہے اچھا چلو چھوڑوابھی کلاس کا ٹائم ہو رہاہے اس لیے چلتے ہیں پھر اس کے بعد اس موضوع پر بات کریں گے کلاس تو کیااب ہمیں کلاس بھی لینی ہو گی جی مس نور جتنی آپ کی خواہشات ہیں ناان سب کو پورا کرنے کے لیے پڑھنا بہت ضروری ہے چلواب اٹھ جاؤجی جارہی ہوں عزہ اور نور دونوں کلاس روم میں چلی گئی۔۔

Copyright by New Era Magazine

عزہ اور نور کی دوستی بہت اچھی ہو گئی تھی نور ایک دو مرتبہ عزہ کے گھر بھی آچکی تھی نور جب بھی عزہ کے گھر آتی تو عزہ کی والدہ نور کو بھی دینی باتیں بتاتی نور کو اگرچہ دینی باتوں میں اتنی دلچسپی نہیں تھی جتنی عزہ کو مگر پھر بھی نور ان باتوں کو بڑی دلچسپی کے ساتھ سنتی تھی۔۔

اج عزہ کی سالگرہ کا دن تھا عزہ کی ماما نے عزہ کے لئے اس کا من پسند کھانا بنایا ہوا تھا جب نور اچانک سے بن بتائیں کیک اور تحائف لے کر عزہ کے گھر آگئی۔۔ان دونوں میں بہت گہری دوستی ہو گئی تھی مگر عزہ نے یہ نہیں سوچا تھا کہ نور اس طرح اس کے گھر آ کر اسے خوش کرے گی۔۔عزہ نور اور عزہ کی ماما نے مل کر کیک کاٹا۔۔اور پھر سب نے مل کر کھانا کھایا۔۔ کھانے کے بعد عزہ کی ماما کمرے سے چلی گئی اور وہ دونوں سہیلیاں بہت دیر بیٹھ کر گپ شپ کرتی رہی دوران گپ شپ انہوں نے اپنی تعلیم کو بھی ڈسکس کیا۔۔ باتوں سے فارغ ہوئی تو نور کو یاد آیا کے اسے گھر بھی جانا ہے ٹائم بہت ہو گیا ہے۔۔ مگر ابھی تو صرف پانچ بجے ہیں جی بالکل پانچ ہی بجے ہیں مگر اس سے زیادہ دیر نہیں رک سکتی ورنہ ماما آئندہ آنے نہیں دیں گی۔۔ نہیں نہیں تم ضرور جاؤں ۔۔اتنی دیر میں عزہ کی ماما کی آواز آئی بیٹا والدین اولاد کے بھلے کے لیے ہی کہتے ہیں جوان بیٹیوں کا شام کے وقت گھر سے باہر رہنا ٹھیک نہیں ہوتا تم بھی میری بیٹی کی

Copyright by New Era Magazine

طرح ہو جب دل چاہے دن کے وقت پھر آ جانا.جی انٹی ضرور اب تو آنا جانا لگا رہے گا ہاں بیٹا ضرور کیوں نہیں یہ بھی تمہارا اپنا ہی گھر ہے۔۔نور سب سے مل کر اپنے گھر چلی گئی۔۔نور کے آنے کی وجہ سے یہ دن عزہ کیلئے یادگار بن گیا۔۔۔۔

ماضی۔۔۔۔

ایک عمر خود کو بچا کر چلنے کی عمر ہوتی ہے۔۔۔۔ جسے جوانی کہا جاتا ہے۔۔ یہ عمر ہر لڑکے اور لڑکی پر آتی ہے۔۔اس عمر میں ہر چیز بہت اچھی لگتی ہے۔۔ خوبصورتی اپنی طرف مائل کرتی ہے۔۔۔ کوئی تعریف کرے تو اچھا لگتا ہے۔۔۔ حیا کو بھی خوبصورتی اپنی تعریف اپنی طرف مائل کرتی تھیں۔۔اور یہی چیز اس کے لیے باعث نقصان باعث افسوس بن گئی۔۔۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب حیا بھی سٹوڈنٹ تھی۔۔۔ معمول کی طرح آج بھی حیا سو کر اٹھیں ناشتہ کیا اور تیار ہو کر یونیورسٹی چلی گئی۔۔۔۔ حیا یونیورسٹی جانے کے لیے کوئی خاص تیار نہیں ہوتی تھی۔۔۔۔ سفید رنگ پر کسی بھی رنگ کا حجاب بناتی۔۔۔ ہلکے سے پنک کلر کی نیچرل لپ سٹک لگاتی اور اپنی کتابیں تھامے یونیورسٹی چلی جاتی۔۔۔اس قدر سادگی کے باوجود جب حیا کو بار بار اپنی تعریف سننے کو ملیں تو حیا کے قدم لڑکھڑا گئے۔۔۔۔ وہ بھی اس حسین عمر کے تقاضوں میں گم ہو گئی

Copyright by New Era Magazine

یونیورسٹی کا منظر۔۔۔۔

پہلے سمسٹر کو شروع ہوئے کافی وقت گزر چکا تھا بلکہ یہ کہنا بھی غلط نہیں ہوگا کے پہلا سمسٹر اپنے اختتام کو پہنچ رہا تھا۔۔۔جب اچانک سے کلاس کے دوران ایک نوجوان خوش شکل اور خوش مزاج انسان اس کی عمر تقریبا 21 سال ہوگی ہانپتا کانپتا معصومانہ شکل بنا کر اندر داخل ہوا اندر داخل ہونے پر ٹیچر نے پوچھا کہ بیٹا کون ہو اور بلا اجازت اندر کیوں آرہے ہو۔۔۔کچھ لمحے وہ نوجوان اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر گردن جھکائے کھڑا رہا جیسے سانس بحال کرنے کی کوشش کر رہا ہوں چند لمحوں بعد جیسے ہی اس کا سانس بحال ہوا تو اس نے بولنا شروع کیا سر چند مہینے پہلے میں نے بھی اس یونیورسٹی میں داخلہ لیا تھا سر مجھے پڑھنے کا بہت شوق ہے مگر میں کسی مجبوری کے تحت نہیں آپایا۔۔۔جس پر ٹیچر نے اس سے کہا کے بیٹا اب بہت وقت گزر چکا ہے اور پہلا سمسٹر اپنے اختتام پر پہنچ گیا ہے اب تو میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا اور نہ ہی تم نے کسی کو انفارم کیا تھا اتنی ساری کلاسز جو گزر چکی ہیں ان کو کور کرنا اب تمہارے لیے بہت مشکل ہے۔۔

نوجوان لڑکا سر میں بہت زیادہ معذرت خواں ہوں میرے حالات ہی ایسے تھے کہ میں کسی کو کچھ نہیں بتا سکا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

!۔ٹیچر جو بھی ہو بیٹا اب بہت وقت گزر چکا ہے کم از کم میں تو تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا تم جاؤ اور جا کر ایڈ منسٹریشن آفس میں بات کر و اور اب بیٹا کلاس سے باہر جاؤ تمہاری وجہ سے ساری کلاس ڈسٹرب ہو رہی ہے۔۔۔یہ کہہ کر ٹیچر نے دوبارہ اپنا لیکچر دینا شروع کر دیا مگر چند لمحوں بعد دیکھا تو وہ نوجوان کہیں نہیں گیا تھا بلکہ کلاس میں ایک طرف ہو کر رو رہا تھا بیٹا تم ابھی تک گئے کیوں نہیں سر میں بہت مجبور ہوں میرے والد کی طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی جس کے باعث میں یونیورسٹی نہیں آسکا مگر میرے والد کی شدید خواہش ہے کہ میں پڑھ لکھ کر کچھ بن جاؤ سر پلیز میرے لئے کچھ کیجئے۔۔۔یہ سن کر سر کا دل نرم پڑ گیا۔۔بہت ہی ضدی ہو تم چلو کلاس کے بعد میں تمہارے ساتھ ساتھ چلتا ہوں۔۔۔پھر دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔۔۔بہت شکریہ سر۔۔۔ وہ نوجوان اپنی گفتگو کر کے چلا گیا مگر حیا شاید کسی اور ہی دنیا میں جا چکی تھی۔۔۔کچھ تھا جو حیا کو اندر تک ہلا گیا تھا۔۔۔بلیک پینٹ پر ریڈ کلر کی ٹی شرٹ پہنے بلیک ماڈرن شوز کندھے پر یونیورسٹی بیگ ہاتھ میں ایک رجسٹر اور دوسرے ہاتھ میں اپنا فون پکڑے سارم بلاشبہ پوری کلاس سے زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا سارم نے بات کرنے کے دوران اپنی نظریں مسلسل حیا پر مرکوز رکھیں اور یہ چیز حیا نے بھی نوٹ کر لی تھی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

حیا کے ساتھ یہ سب کچھ پہلی مرتبہ ہو رہا تھا اسے اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ وہ جو محسوس کر رہی ہے اسے محبت کہتے ہیں۔۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ محبت اصل میں ہوتی کیا ہے۔۔ محبت کو سمجھنے کے لئے ساری زندگی بھی کم ہے محبت کی تعریف ایک جملے میں بیان نہیں کی جاسکتی۔۔ محبت کی بہت سی اقسام ہیں پتا نہیں حیا کو اس وقت کونسی قسم کی محبت ہو گئی تھی اور پتہ نہیں اسے محبت ہوئی بھی تھی یا نہیں۔۔

حیا اس دن یونیورسٹی سے آنے کے بعد مسلسل سارم کے بارے میں سوچتی رہی حیا جہانگیر کی زندگی کے کچھ اصول تھے جنہیں حیا کسی بھی قیمت پر توڑنا نہیں چاہتی تھی اور نہ ہی کسی کو توڑنے دینا چاہتی تھی مگر اب اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے اصول توڑ رہی ہے۔۔ حیا انجان لوگوں سے بات کرنا پسند نہیں کرتی تھی اور نہ ہی جلد ہی لوگوں سے دوستی کرتی تھی پھر اب جب وہ ایک انجان شخص کے بارے میں مسلسل سوچ رہی تھی تو اسے خود بہت عجیب لگ رہا تھا۔۔ یہ کیا ہو گیا ہے مجھے میں کیوں اس کے بارے میں بار بار سوچ رہی ہوں میں نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے وہ تو بس وہ پریشان تھا اس لئے میں بھی پریشان ہو گی کیوں کہ مجھ سے کسی کی پریشانی نہیں دیکھی جاتی۔۔ اسی طرح کئی مرتبہ حیا نے سارم کے بارے میں سوچا اور پھر خود ہی

Copyright by New Era Magazine

اپنے خیالات کو جھٹکا کتنی دیر حیا ایسے ہی کرتی رہیں اور پھر نہ جانے کب اس سب سے تنگ آ کر سو گئی۔۔۔

حیا سو کر اٹھیں تو ابھی بھی اس کی سوچ رات والی بات میں اٹکی ہوئی تھی۔۔

محبت۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو کیا مجھے اس سے۔۔۔۔

نہیں مجھے اس سے محبت کیسے ہو سکتی ہے۔۔

حیا کے چہرے پر بہت سے سائے لہرائے۔۔

کچھ دیر حیا اسی طرح ساقط بیٹھی رہی پھر اس آواز پر چونکی حیا کن خیالوں میں گم ہوں یونیورسٹی کے لئے دیر ہو رہی ہے۔۔جی ماما بس تیار ہونے لگی تھی ٹھیک ہے جلدی سے تیار ہو کر نیچے آ جاؤں۔۔

حیا سارے خیالوں کو جھٹک کر یونیورسٹی کے لئے تیار ہونے لگی۔۔۔کپڑے تبدیل کر کے دوپٹے کو حجاب کی صورت میں اچھی طرح لے کر ہونٹوں پر نیچرل پنک لپسٹک لگا کر اپنی کتابیں ہاتھ میں لے کر حیا نیچے آ گئی کتابوں کو ایک طرف رکھ کر dining ٹیبل پر ناشتہ کرنے کے لئے بیٹھ گئی۔۔حیا بیٹا ناشتے میں کیا کھاؤ گی ماما کچھ بھی دے دیں ۔۔آج خیر ہے کوئی فرمائش نہیں کی جی ماما بس دل نہیں چاہ رہا۔۔ناشتہ ٹیبل پر آ گیا مگر

Copyright by New Era Magazine

حیاتو جیسے وہاں پر موجود ہی نہیں تھی۔۔حیا کی ماما نے حیا کو کندھے سے ہلایا بیٹا کن سوچوں میں گم ہو ناشتا شروع کر و ورنہ دیر ہو جائے گی۔۔جی۔۔حیا بس اتنا ہی کہہ سکی ۔۔

ناشتہ کرتے ہوئے بھی حیا گہری سوچوں میں گم تھی جب حیا کی ماما نے اس سے کہا بیٹا ناشتہ صحیح طرح کیوں نہیں کر رہی طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری.جی.جی میں ٹھیک ہوں آپ پریشان نہ ہوں۔۔بس رات کو دیر تک اسائنمنٹ بنا رہی تھی اس لئے نیند نہ پوری ہونے کی وجہ سے کچھ تھکی ہوئی ہوں تو بیٹا آج چھٹی کر لیتی۔۔ نہیں ماما چھٹی نہیں کر سکتی۔۔جانا تو پڑے گا۔۔ٹھیک ہے بیٹا پھر خیر سے جاؤ۔۔ٹھیک ہے ماما میں جا رہی ہو خدا حافظ۔۔۔

یہ کہہ کر حیا یونیورسٹی چلی گی۔۔۔آدھے راستے میں جا کر حیا کو یاد آیا کہ وہ اپنی اسائنمنٹ گھر پہ بھول گی ہے اف خدایا کیا ہو گیا ہے مجھے اب پھر سے گھر واپس جانا پڑے گا ماما بھی الگ پریشان ہو گی۔۔اپنے آپ کو کوستے حیا گھر واپس آگئی۔۔

کیا ہوا حیا بیٹا طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری واپس کیوں آگئی.جی.جی میں ٹھیک ہوں بس میں وہ اپنی اسائنمنٹ گھر پر بھول گئی تھی اسے ہی لینے آئی ہوں۔۔بیٹا کتنی مرتبہ کہا ہے اپنی

Copyright by New Era Magazine

زندگی میں کوئی اصول بناؤ۔۔یونیورسٹی جانے سے پہلے اپنی چیزیں چیک کیا کرو مگر تمہاری لاپرواہیاں ختم نہیں ہوتی۔۔

جی ماما جانتی ہوں میری غلطی ہے اب مجھے جانے دے مجھے دیر ہو رہی ہے ٹھیک ہے ٹھیک ہے جاؤ میں نے کب منع کیا۔۔حیا اوپر اسائنمنٹ لینے اپنے کمرے میں داخل ہوئی تو اسے پھر سارم کا خیال آگیا۔۔۔یااللہ مجھے کیا ہوتا جارہا ہے۔۔۔کیوں وہ شخص مجھے بار بار یاد آرہا ہے۔۔کیا اب تمہیں دیر نہیں ہو رہی اوپر جا کر بیٹھ گئی ہو۔۔جی جی میں آگئی۔۔حیا جلدی جلدی سیڑھیاں اترتی نیچے آگئی اور تقریبا بھاگتے ہوئے خدا حافظ کہہ کر چلی گئی۔۔۔

حیا یونیورسٹی پہنچی تو تھوڑا سا لیٹ ہو چکی تھی۔۔کلاس میں سارم پہلے سے موجود تھا ۔۔حیا سارم کو دیکھ کر کچھ دیر اپنی جگہ سے ہل نہیں سکیں۔۔جب واپس اپنے حواسوں میں آئیں تو چپ چاپ آکر اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔۔حیا آج لیٹ کیوں ہو گئی ہو حیا کی دوست نے پوچھا۔۔بس یار کچھ نہ پوچھو اسائنمنٹ گھر پر بھول گئی تھی آدھے راستے سے واپس جانا پڑا بس انہیں چکروں میں لیٹ ہو گئی۔۔اچھا چلو چھوڑو اب کلاس پر دھیان دو۔۔۔ ہمم۔۔ok...

Copyright by New Era Magazine

ماریہ کتنی مرتبہ کہا ہے ایسی باتیں نہ کیا کرو۔ مجھے اچھی نہیں لگتی۔ کیا اچھا نہیں لگتا زران تعریف ہی تو کی ہے تمہاری اب کیا میں تعریف بھی نہیں کر سکتی۔۔ میں تمہیں تعریف کرنے سے منع نہیں کر رہا۔۔ مگر اپنی حدوں کو پھلانگنے کی کوشش مت کرو ۔۔ تعریف صرف میری نہ کیا کرو۔۔ اور اب دیکھو اپنا موڈ ٹھیک کرو نیچے سب انتظار کر رہے ہیں۔۔

ماریہ نے برا سامنہ بنا کر کہا ہاں سب انتظار کر رہے ہیں ایک تم ہی بس میرا انتظار نہیں کرتے۔۔ اک تمہیں میرے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ماریہ کچھ کہا تم نے۔ ہاں۔۔ نہیں نہیں کچھ نہیں۔ تو پھر چلو نیچے کیوں نہیں چل رہی۔۔ جا تو رہی ہوں غصہ کیوں کر رہے ہو۔۔ غصہ نہیں ماریا گڑیا غصہ نہیں کر رہا میں۔۔ دونوں آگے پیچھے سیڑھیاں اترتے نیچے آنے لگے۔۔ ماریہ تو جیسے زران کے ساتھ چلنے میں ہی فخر محسوس کرتی تھی۔۔

کیا ہوا ماریہ بیٹا کس بات پر الجھی ہوئی ہو تایا جان نے استفسار کیا۔ ماریہ تو جیسے پہلے ہی بولنے کو تیار تھی۔ تایا جان کے پوچھنے پر فورا بولی تایا جان دیکھیں نہ زران کو کیا ہو گیا ہے۔ کیوں بیٹا ماریہ زران تو اچھا بھلا ہے۔ نہیں تایا جان زران کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے اکھڑا اکھڑا رہتا ہے میں نے بس تعریف کی تو ناراض ہو گیا۔۔

Copyright by New Era Magazine

ذران بیٹا یہ ماریہ کیا کہہ رہی ہیں باباجان میں نے ماریہ کو کچھ بھی نہیں کہا اس کو تو فضول میں بات بڑھانے کی عادت ہے۔۔دیکھ لے تایاجان ذران پھر مجھے ہی غلط کہہ رہا ہے۔زران بیٹا کیوں ہماری بیٹی کو تنگ کرتے ہو۔۔جی جی یہ آپ کی بیٹی ہے اور میں کیاہوں۔۔تم تو میری جان ہو میرے لخت جگر تم ہی تو میرا سہارا ہو یہ کہتے ہوئے حیدر صاحب کی آنکھوں کے کونے نم ہو گئے۔۔باباجان آپ پریشان کیوں ہو رہے ہیں ۔۔میں ہوں نہ آپ کے ساتھ اور میں آپ کا سہارا نہیں آپ میرا سہارا ہے۔۔خوش رہو میرے بیٹے۔۔

ماریہ بہت ہی ضدی لڑکی تھی۔مگر محبت ضد سے حاصل نہیں کی جاتی محبت کوئی جنگ نہیں ہیں جسے تلوار کے ذریعے جیت لیا جائے محبت تو ایک جذبہ ہے ایک احساس ہے جو ہر کسی کے لئے محسوس نہیں کیا جاسکتا۔ذران کو ماریہ تو کیا کسی بھی لڑکی میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔کیونکہ وہ لڑکیوں کی عزت کرنا جانتا تھا۔۔

اور ماریہ کو تو وہ اپنی سگی بہنوں کی طرح رکھتا تھا۔زران جب یونیورسٹی میں پڑھتا تھا تب بھی ماریہ اس کے پیچھے پڑی تھی یہاں تک کہ ساری یونیورسٹیاں چھوڑ کر زران کے پیچھے اس کی یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا۔

Copyright by New Era Magazine

زران نے یہ سال بہت مشکلوں سے گزارے تھے ہر ماریہ کی کوئی نئ حرکت زران کے سامنے آتی اور زران بچپنا سمجھ کر اگنور کر دیتا۔حالانکہ اس زران بھی جانتا تھا کے ماریہ اب بچی نہیں ہے۔ایک دن ماریہ کی حرکتوں سے تنگ آکر زران نے ماریہ کے بارے میں بیٹھ کر سوچا۔ماریہ یہ تم کیا کر رہی ہو۔میں نے تمہیں ہمیشہ اپنی سگی بہن سمجھا ہے۔اس کے علاوہ میں تمہارے بارے میں کچھ سوچ بھی نہیں سکتا۔میں تمہیں کیسے سمجھاؤں میری بہن میں تمہیں ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔اور کچھ سوچنے کو بھی دل نہیں کرتا۔ماریہ کیا تم ہمارے بچپن کو بھول گئی ہو ہمیشہ مجھے اپنا بھائی کہا تھا اور میں نے تمہیں اپنی بہن سمجھا ہے۔آخر تم میری بات کو سمجھ کیوں نہیں ہو۔میں نے تو کبھی ایسی کوئی بات نہیں کی جس کی وجہ سے تمہارے دل میں ایسے خیالات آئیں ۔میری بہن ماریہ آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے۔کب تم مجھ سے محبت میں گرفتار ہونے لگی میں جان ہی نہیں سکا۔اگر میری وجہ سے تم اس سب میں گرفتار ہوئی ہو تمہیں تمہارا مجرم ہوں۔مگر میرا خدا گواہ ہے میں نے تمہیں ہمیشہ اپنی بہن کہاں ہے اور صرف کہا نہیں مانا بھی ہے۔خیر جو بھی ہو تم ہی میری بات سمجھ نہیں ہو گی۔میں جانے سے پہلے تم سے بات کروں گا اور اگر بات نہ ہو سکی تو امید ہے کہ میرے واپس آنے تک تم سب بھول جاؤں گی۔۔باقی سب اللہ بہتر کرے گا سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔پھر

Copyright by New Era Magazine

سارے خیالات کو جھٹک کر زران پیکنگ کرنے لگا۔کل زران کی فلائٹ تھی زران دو سال کے لئے پڑھنے کے لئے امریکہ جا رہا تھا۔اپنوں سے دور ہونے کی فکر تھی مگر ان دو سالوں میں ماریہ سے جان چھوٹے گی یہ سوچ کر زران کافی مطمئن تھا۔۔زران کی عادت ایسی بالکل نہیں تھی مگر اب وہ ماریہ سے تنگ آ گیا تھا اس لیے وہ چاہتا تھا کہ کچھ دیر ماریہ سے دور رہے تاکہ ماریہ یہ سب کچھ بھول جائے۔۔اور ماریہ کو کچھ غلط نہ کہے فکر اور اطمینان کی ملی جلی کیفیت میں نہ جانے کب زران سو گیا۔ صبح نو بجے اٹھ کر جلدی جلدی سے تیار ہوا اور ناشتے کی ٹیبل پر پہنچ گیا۔۔زران ہمیشہ سے ہی وقت کا پابند تھا مگر آج کو جلدی اس لئے اٹھ گیا قسم کے ساتھ ناشتہ کر سکے کیونکہ اس کے بعد دو سال تک اسے اپنوں سے دور رہنا تھا۔۔ناشتے کے دوران سارے آپس میں گپ شپ بھی کرتے رہے اور زران کو کچھ ضروری باتیں بھی سمجھاتے رہے۔ویسے تو زران خاندان کا سمجھدار اور فرمانبردار بیٹا تھا مگر پھر بھی بڑوں کا کام ہے سمجھانا۔ناشتے سے فارغ ہو کر سب ائیرپورٹ پر جانے کی تیاری کرنے لگے۔ٹھیک گیارہ بجے سب لوگ ایئرپورٹ کے لیے نکل گئے۔۔زران کا دل اداس تھا مگر اپنے پاپا کے خوابوں کو پورا کرنے کے لیے اسے جانا تو تھا ہی۔۔نم آنکھوں کے ساتھ ڈھیر ساری نیک تمناؤں کے ساتھ زران کے گھر والوں نے زران کو رخصت کیا زران کسی چھوٹے بچے کی طرح

Copyright by New Era Magazine

اپنی ماں ماں کے گلے لگ گیا ماما میں آپ کے بغیر کیسے رہو گا۔۔زران تم تو میرے بہت سمجھدار بیٹھے ہو ماما آج میری ساری سمجھ داری ختم ہو گئی ہے میں اپنی ماں ماں کے بغیر دو سال کیسے رہوں گا۔۔میرے پیارے بیٹے میں تم سے دور بالکل نہیں ہوں تم ہمیشہ میری دعاؤں میں رہو گے پھر ماں کی تکلیف کا خیال آنے پر جلدی سے آنسو صاف کیے اچھا ماما بس اب زیادہ ایموشنل نہ ہو میں کونسا بہت دور جا رہا ہوں۔۔اور دیکھیے گا دو سال کیسے گزرے گی پتہ بھی نہیں چلے گا۔۔اتنی دیر میں پاپا کی آواز آئی چلو بیٹا ٹائم ہو گیا ہے فلائٹ کا۔جی پاپا۔زران بس اتنا ہی کہہ سکا مسکراتے ہوئے سب کو دیکھ کر زران ایئرپورٹ سے اندر چلا گیا۔اس وقت زران اس کی آنکھوں کو نم تھے۔وہ نہیں جانتا تھا کہ دو سال میں کیا کچھ بدل جائے گا وہ جانتا تھا تو بس یہی کہ اسے اپنے پاپا کے خوابوں کو پورا کرنا ہے اور ان کو کو پورا کرنے کے لئے وہ اپنوں سے دور چلا گیا۔۔۔

حال

حیا کے لیے بہت سارے رشتے دیکھنے کے بعد اب ایک رشتے پر سب متفق ہو رہے تھے۔۔ہر لڑکی کی طرح حیا نے بھی اپنی شادی کے لیے بہت کچھ سوچ رکھا تھا۔۔اب جب رشتہ پسند آرہا تھا تو حیا کے دل و دماغ میں ہر وقت یہی سوچ رہتی کی آخر میرا شوہر کیسے مزاج کا مالک ہو گا سسرال والے کیسے ہوں گے۔۔اپنی سوچوں میں گم حیا اپنے

Copyright by New Era Magazine

رب سے بہتری کی دعائیں مانگتی رہتی۔۔حیا کو دعا مانگ کر بہت سکون ملتا تھا ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے دعاؤں کا جواب مل رہا ہوں۔۔دنیا کی تلخیوں نے اور رویوں نے حیا کا تعلق خدا سے بہت مضبوط کر دیا تھا۔۔دنیا کی چھوٹی چھوٹی آزمائشیں حیا کے حق میں بہتر ثابت ہوئی تھی۔۔ان وقتی آزمائشوں نے حیا کا تعلق خدا سے جوڑ دیا تھا۔۔اور جس کا تعلق خدا سے جڑ جائے تو پھر وہ کبھی خسارے میں نہیں رہتا۔۔۔۔

ماضی۔۔۔۔

حیا کی یونیورسٹی لائف چل رہی تھی۔حیا کا دل و دماغ شاید اس کے کنٹرول سے نکل رہا تھا۔۔حیا کی سوچوں پر کوئی بری طرح سے سوار ہو رہا تھا۔وہ نہیں جانتی تھی کہ دوسری طرف ایسا کچھ ہے یا نہیں۔۔وہ تو بس اس انجانے وجود کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تجھ سے فی الحال کوئی طلب ہے نہ تمنا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس شہر میں جیسے تیرا ہونا ہی بہت ہے

حیا نا چاہتے ہوئے بھی سارم کی طرف مائل ہو رہی تھی۔۔حیا کبھی بھی کچھ غلط نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔حیا کو تو یہ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ سارم کی طرف کیوں مائل ہو

Copyright by New Era Magazine

رہی ہے وہ تو آپنے اس جذبے سے ناواقف تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے وہ کیوں کسی انجان شخص کی طرف کھنچی چلی جا رہی ہے۔۔

یونیورسٹی کا منظر۔۔۔۔

پہلا سمسٹر ختم ہو چکا تھا آج آخری پیپر تھا سب بچے پیپر دے کر کمرہ امتحان سے باہر نکل رہے تھے جب حیا سب سے آخر میں پیپر دے کر باہر نکلی تو سارم وہاں پہلے سے موجود تھا۔۔حیا سارم کو دیکھ کر نظریں چرا کر جانے والی تھی جب سارم نے آواز دے کر روکا حیا حیا۔۔۔۔

حیا نے پیچھے مڑ کر دیکھا جی جی مس حیا میں آپ سے ہی مخاطب ہوں حیا سارم کی بات سن کر رک گئی۔۔کیسا ہوا پیپر حیا۔۔۔جی شکر ہے اللہ کا اچھا ہوا آپ کا کیسا ہوا ھمم اچھا ہوا مگر آپ کی طرح کہاں آپ دن رات پڑھنے والی بچی ہم منہ اٹھا کے پیپر دینے والے بچے۔۔۔اس بات پر حیا کھلکھلا کر ہنسنے لگی۔۔نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے سارم۔۔ہم سب ہی یہاں پر کر پیپر دینے آئے ہیں اور سب ہی پاس بھی ہوں گے ۔۔جی جی ضرور پاس تو ہوں گے مگر ہر کوئی آپ کی طرح ٹائپ نہیں کرے گا۔۔آپ سے کس نے کہا کہ میں ٹاپ کرنے والی ہوں۔۔پیپر دے کر سب سے آخر میں آپ ہی آئی ہیں تو یقیناً سب سے زیادہ آپ نے ہی لکھا ہو گا اور پھر ٹاپ بھی آپ ہی کریں گی

Copyright by New Era Magazine

۔۔آخر میں آنے کا یہ مطلب تو نہیں کہ میں نے سب سے زیادہ لکھا ہے یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ میری رائٹنگ سپیڈ کم ہو۔۔جی جی بالکل ایسا ہو سکتا ہے چلیں چھوڑیں اس ٹوپیک کو اگر آپ فری ہیں جو کہ آپ یقیناً ہو گی کیونکہ آج تو ہمارے پیپر ختم ہوئے ہیں تو چلے چل کے کینٹین میں کافی پیتے ہیں آئی ایم سوری لیکن مجھے کافی پسند نہیں ہے اوا چھا تو پھر کیا پسند ہے آپ کو مس حیا۔۔مجھے چائے پسند ہے اور سارم پلیز مجھے یہ مس کہنا بند کرو۔۔اچھا چھا غصہ نہ کرو اب نہیں کہتا۔۔۔پھر سارم اور حیا کینٹین میں بیٹھ کر چائے پینے لگے۔۔چائے پیتے وقت حیا نے سارم سے پوچھا کہ آپ تو کافی پینے والے تھے اب چائے کیوں منگوائی کیا آپ چائے بھی پیتے ہیں۔۔

اس پر سارم مسکرانے لگا اور بولا نہیں میں چائے نہیں پیتا تو کیا یہ دونوں کپ میں پی لوں گی۔۔ہاہاہا ارے نہیں نہیں میں نے کب کہا کہ دونوں کپ آپ نے پینے ہیں ۔۔۔ظاہر ہے جب آپ چائے نہیں پیتے تو دونوں کپ میرے لیے ہیں۔۔یہ بات درست ہے کہ میں چائے نہیں پیتا مگر یہ دونوں کپ آپ کے نہیں ہیں۔بلکہ آپ کے ساتھ ایک کپ میں لوں گا آپ کو جو بھی پسند ہو میں اسے پسند کروں گا۔۔۔یہ سن کر حیا کا چہرہ سرخ ہو گیا مگر کیوں آپ میری پسند کو کیوں پسند کرنے لگے۔۔وہ اس لیے کہ حیا تم میری پسند ہو اس لئے جو تمہیں پسند وہ مجھے بھی پسند

Copyright by New Era Magazine

حیا یہ سن کر کچھ لمحے بول نہیں پائی۔۔پھر سارم حیا کو خیالوں کی دنیا سے باہر لایا حیا کن خیالوں میں کھو گئی۔۔ نہیں وہ میں یہ سوچ رہی تھی کہ اتنی جلدی کوئی کسی کو کیسے پسند کر سکتا ہے۔۔۔ہاں یہ تو سوچنے والی بات ہے مگر حیا یہ جلدی نہیں ہے میں تو پہلے دن سے تمہیں پسند کرتا ہوں میں اس لمحے سے تمہیں پسند کرتا ہوں جب پہلی مرتبہ میں نے تمہیں کلاس میں دیکھا تھا۔۔۔جب ٹیچر مجھے کلاس میں آنے نہیں دے رہے تھے اور تم بہت غور سے ہماری گفتگو سن رہی تھی اور تمھارے چہرے پر ایسی افسردگی تھی جیسے تم یہ کہنا چاہتی ہوں پلیز ٹیچر اس کو کلاس میں بٹھا لیں۔۔یہ سن کر حیا ہنسنے لگی ۔۔۔ہاں شاید ایسا ہی کچھ تھا میں بہت جلدی پریشان ہو جاتی ہوں اس لیے تمھاری رونی شکل دیکھ کر مجھے ترس آگیا اور میں نے دعا کی کہ تمہیں کلاس میں جگہ مل جائے ۔۔۔۔۔۔ صحیح ہے پھر تو مجھے تمہارے دعا کرنے پر ہی جگہ ملی تھی۔۔۔۔پھر اسی طرح نہ جانے کتنی دیر سارم اور حیا کی گفتگو چلتی رہی۔۔حیا نے سارم کو اپنا وقت دیا تھا۔۔یہ عمر ہی ایسی ہوتی ہے جس میں ہر جذبہ بہت اچھا لگتا ہے اور بعض اوقات انسان جذبوں کو محبت سمجھ بیٹھا ہے۔۔محبت اصل میں ہوتی کیا ہے اس بات کی سمجھ حیا کو نہیں آرہی تھی۔۔وہ بس جو محسوس کر رہی تھی اسے محبت ہی سمجھیں۔۔حیا اور سارم کہ ایک ساتھ وقت گزارنے سے دونوں کو ایک دوسرے کی عادت ہو گئی۔۔اور عادت محبت

Copyright by New Era Magazine

سے زیادہ بری ہوتی ہے۔۔حیا کو سارم کی اڈیکشن ہو گئی تھی۔۔اور شاید ایسا ہی حال سارم کا بھی تھا۔۔

حیا کبھی بھی کچھ غلط نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

وہ چاہتی تھی کہ اس کی محبت پاک ہو اس میں کوئی ہوس کوئی شرط شامل نہ ہو ۔۔دھیرے دھیرے وقت گزرنا شروع ہو گیا حیا کا سارم سے لگاؤ بڑھنے لگا۔۔وہ دل ہی دل میں سارم کے بارے میں سوچتی اور اسے اپنا آئیڈیل تصور کرتی۔۔حیا کا خیال تھا کے سارم بھی حیا کو پسند کرتا ہے۔۔اور ایسا ممکن بھی تھا حیا ایک خوش شکل پڑھی لکھی لڑکی تھی۔۔وقت کا کام ہے گزرنا سو گزرتا جا رہا تھا۔۔حیا کے ساتھ ساتھ سارم بھی حیا کو پسند کرنے لگا تھا ایسا سارم کے رویے سے واضح محسوس ہوتا تھا۔۔حیا کی شادی سارم سے ہونا کوئی مشکل بات نہیں تھی۔۔مگر حیا کے ساتھ جو ہوا وہ تو اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(باقی آئندہ انشاءاللہ!)

Copyright by New Era Magazine

نوٹ

عشق مجازی سے عشق حقیقی تک کا سفر از صبا صداقت پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تا کہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیوایرا میگزین)

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

Copyright by New Era Magazine